بارہواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 19 فروری 2015ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات:۔

1۔ امداد باہمی

2۔ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

بروز منگل 21 اکتوبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التوائنشان زدہ سوال

ضلع ملتان: کسانوں کو قرض کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1346: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں کواپریٹو بنکوں نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ٹریکٹر اور دیگر زرعی آلات کے لئے کتنی گرانٹ بطور قرض کسانوں کو فراہم کی، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ گرانٹ کس شرح سود پر کسانوں کو فراہم کی گئی؟

(ج) یہ گرانٹ کس مجاز اتھارٹی کی منظوری سے دی گئی اور کتنے عرصہ کے لئے قرض فراہم کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر امداد باہمی

(الف) ضلع ملتان میں کواپریٹو بینکوں نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ٹریکٹر اور دیگر زرعی آلات کے لئے جتنی رقم بطور قرض کسانوں کو فراہم کی اس کی سال وائز تفصیل اس طرح ہے:۔

نمبر شمار	سال	رقم قرضہ (روپے میں)
1	2008-09ء	۔
2	2009-10ء	۔
3	2010-11ء	۔
4	2011-12ء	-/3,731,000 (37 لاکھ 31 ہزار)
5	2012-13ء	۔
	میزان	-/3,731,000 (37 لاکھ 31 ہزار)

سال 2011-12ء = مبلغ 37 لاکھ 31 ہزار روپے

(ب) یہ قرضہ 18 فیصد مارک اپ سالانہ پر جاری کیا گیا۔

(ج) یہ قرضہ زونل ہیڈ ملتان کی منظوری سے عرصہ پانچ سال کے لئے فراہم کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 25 اکتوبر 2013)

بروز منگل 21 اکتوبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التوائشان زدہ سوال

لاہور: وائیتھ ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*3870: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وائیتھ ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم، موضع ہلو کی رائے ونڈ روڈ لاہور کب رجسٹرڈ ہوئی، اس کے رجسٹریشن کے وقت کیا کیا فارملٹی کا معاہدہ ہوا؟

(ب) یہ سکیم کتنے رقبہ پر منظور کی گئی اور اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنانے کی اجازت دی گئی؟

(ج) اس کی انتظامیہ نے موقع پر کتنے رقبہ پر سکیم بنائی ہے اور کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے ہیں؟

(د) اس کی انتظامیہ اس سکیم میں کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کی کب تک پابند ہے؟

(ہ) اس کی انتظامیہ جو پلاٹ موقع پر بنا چکی ہے اس کی بکنگ یا فروخت کرنے کیلئے محکمہ سے اجازت لینے کی پابند ہے؟

(و) اب تک اس کی انتظامیہ نے کتنے پلاٹ کس کس سائز کے فروخت کئے ہیں اور کتنی رقم خریداروں سے وصول کر چکی ہے؟

(ز) اس سکیم میں اب تک انتظامیہ نے کیا کیا سہولیات موقع پر فراہم کی ہیں اور ان کی موقع پر جا کر محکمہ کے کس کس اہلکار / افسر نے چیکنگ کی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 فروری 2014 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014)

جواب

وزیر امداد باہمی

(الف) وائیتھ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی محکمہ کوآپریٹوز میں زیر نمبری 1321 مورخہ 1989-07-31 کے تحت رجسٹرڈ ہوئی ساتھ ہی اس کے بائی لاز بھی رجسٹرڈ ہوئے۔ سوسائٹی کی انتظامیہ منظور شدہ بائی لاز سوسائٹی کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925ء اور کوآپریٹو سوسائٹیز رولز 1927ء کے تحت کام کرنے کی پابند ہے۔ سوسائٹی کے اغراض و مقاصد میں ممبران

کی مشکلات کو حل کرنا اور ان کے لئے ترقیاتی سہولیات سے مزین رہائشی کالونی کا قیام عمل میں لانا ہوتا ہے۔ تاہم دیگر کسی فارمیلٹی کا نہ تو معاہدہ ہوا اور نہ ہی قانون میں اس کی کوئی گنجائش ہے۔

(ب) سوسائٹی کا ماسٹر پلان / نقشہ LDA لاہور نے مورخہ 1990-08-18 کو منظور کیا، یہ سکیم 785 کنال پر محیط ہے تفصیل پلاٹ ہائے حسب ذیل ہے:۔

رقبہ	تعداد پلاٹ
2 کنال	239
10 مرلہ	146
05 مرلہ	18
ٹوٹل	403

403 کنال پلاٹ اور 14 رقبہ کمرشل مقاصد کے لئے مختص ہے۔

(ج) جزو (ج) کا جواب جزو (ب) میں دیا گیا ہے۔

(د) سوسائٹی اپنے ممبران کو تمام رہائشی سہولیات مثلاً سڑکیں، سیوریج، پارکس، بجلی، گیس، پانی اور قبرستان کی سہولیات فراہم کرنے کی پابند ہے تاہم سوسائٹی سہولیات فراہم کرنے کا انحصار ممبران سوسائٹی کی طرف سے ترقیاتی اخراجات جمع کروانے کے ساتھ مشروط ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ سوسائٹی امداد باہمی کے زریں اصولوں کے مطابق ممبران کے مالی تعاون سے کاروبار انجمن چلاتی ہے۔ سوسائٹی کا ماسٹر پلان (نقشہ) 1990-08-18 کو LDA سے منظور ہو چکا ہے۔ اس کے مطابق سڑکیں، سیوریج، واٹر سپلائی اور واٹر ٹینک جو 1993ء میں شروع کیا گیا تھا وہ مقررہ وقت میں پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ جبکہ چار دیواری اور مین گیٹ کی تعمیر 2008ء میں شروع کی تھی اور دو سال کی مقررہ مدت میں مکمل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ 20 کنال رقبے پر پارک بنایا جارہا ہے جبکہ ایک ٹیوب ویل مع KVA 200 ٹرانسفارمر چالو حالت میں ہے۔ مزید برآں بجلی اور گیس کی فراہمی لیسکو اور سوئی گیس کا محکمہ کرتا ہے جن کے ساتھ سوسائٹی نے پہلے ہی رابطہ کر رکھا ہے۔

(ہ) وائیتھ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور محکمہ کوآپریٹوز پنجاب کے زیر سایہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔ جس میں انتظامیہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور دیگر ترقیاتی کام سوسائٹی کے رجسٹرڈ بائی لاز کے مطابق خود کرتی ہے۔ جہاں تک پلاٹوں کی فروخت کا سوال ہے۔ اس سلسلے میں سوسائٹی نے LDA سے نقشہ پاس کرواکر اس کے الاٹمنٹ ممبران کو کی ہے۔ اس کے بعد پلاٹوں کی فروخت ممبران خود کرتے ہیں اور سوسائٹی صرف ان پلاٹوں کو ٹرانسفر کرتی ہے۔ ممبران کو پلاٹ فروخت کرنے سے پہلے کسی محکمہ کی اجازت لینا ضروری نہ ہے۔ تاہم کمرشل یا مخصوص پلاٹوں کی فروخت سوسائٹی جنرل باڈی کے اجلاس عام میں اور محکمہ منظوری کے بعد کرتی ہے۔

(و) سوسائٹی نہ ہی کمرشل ادارہ ہے اور نہ ہی عام کاروباری طریقہ سے پلاٹوں کی خرید وفروخت کرتی ہے بلکہ انتظامیہ کمیٹی پلاٹوں کی الاٹمنٹ بمطابق بائی لاز بذریعہ قرعہ اندازی ممبران کو کرتی ہے۔

مندرجہ ذیل کیٹیگری کے پلاٹ سوسائٹی اپنے ممبران کو الاٹ کر چکی ہے جس کی مد میں -/5,07,11523 روپے وصول ہوئے۔

02 کنال	72 پلاٹ
01 کنال	234 پلاٹ
10 کنال	143 پلاٹ
05 مرلہ	18 پلاٹ
ٹوٹل	467 پلاٹ

(ز) سوسائٹی کا ماسٹر پلان (نقشہ) 1990-08-18 کو LDA سے منظور ہوا اس کے مطابق سڑکیں، سیوریج، واٹر سپلائی اور واٹر ٹینک جو 1993ء میں شروع کیا گیا تھا وہ مقررہ وقت میں پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے جبکہ چار دیواری اور مین گیٹ کی تعمیر 2008ء میں شروع کی تھی اور دو سال کی مقررہ مدت میں مکمل ہو چکی ہے۔ بجلی کی تنصیب کا کام ترجیحی بنیادوں پر جاری ہے۔

کوآپریٹوز محکمہ کا فیلڈ سٹاف (سب انسپکٹر، اسسٹنٹ رجسٹرار اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز / سرکل رجسٹرار) وقتاً فوقتاً سوسائٹی کی سائٹ کا دورہ کر کے درج بالا ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 17 جون 2014)</u>

لاہور: جی او آر ماڈل ٹاؤن، جی او آر شادمان کی رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین سرکاری افسران کی تفصیلات

*363: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر ماڈل ٹاؤن، جی او آر نزد جناح ہسپتال اور جی او آر شادمان لاہور میں کتنے کتنے گھر ہیں، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ رہائش گاہوں میں ایسے افسران ہیں جن کی ٹرانسفر ہو چکی ہے یا ریٹائرڈ ہو چکے ہیں لیکن وہ پھر بھی رہائش گاہوں پر قابض ہیں اگر ہاں تو ان قابض اور ریٹائرڈ افسران کی مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ج) کیا ایسے سی ایس پی افسران بھی مذکورہ رہائش گاہوں پر قابض ہیں جو لاہور کے علاوہ کسی دوسرے شہر یا کسی دوسرے صوبے میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، اگر ہاں تو کتنے عرصہ سے وہ ناجائز قابض ہیں، مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ سرکاری افسران کی رہائش گاہوں سے ناجائز قبضے ختم کروا کر حکومت میرٹ پر الاٹمنٹس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2013 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی او آر۔IV ماڈل ٹاؤن، جی او آر V نزد جناح ہسپتال اور جی او آر۔III شادمان لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں کی مطلوبہ تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ وہ ملازمین جو ریٹائر ہو چکے ہیں یا لاہور سے باہر ٹرانسفر ہو چکے ہیں ان کو قواعد و ضوابط کے مطابق مختلف عرصہ تک الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق سرکاری گھر رکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔ تبادلہ کی صورت میں دو سال اور ریٹائرمنٹ کے بعد 8 ماہ تک سرکاری رہائش رکھ

سکتے ہیں، البتہ چند افسران ایسے ہیں جنہوں نے مختلف عدالت ہائے سے حکم امتناعی لے رکھا ہے۔ تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ جو P.A.S افسران لاہور یا صوبہ پنجاب سے تبدیل ہو چکے ہیں وہ قواعد و ضوابط کے مطابق دو سال تک گھر رکھ سکتے ہیں۔ ناجائز قابضین کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب ناجائز قابضین سے گھر خالی کروانے کے لیے پر عزم ہے اور خالصتاً میرٹ پر معاملات چلا رہی ہے۔ جو افسران سرکاری گھروں پر ناجائز قابض ہیں ان کو مجاز اتھارٹی کے حکم کے مطابق پینل رینٹ ڈالنے کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2014)

ضلع لاہور: کواپریٹو بنکوں میں گھپلوں کی تفصیلات

***1420: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں سال 13-2012 کے دوران کواپریٹو بنکوں میں تقریباً 20 لاکھ کے گھپلوں / فراڈ کا انکشاف ہوا ہے کیا اس سلسلہ میں متعلقہ مینجر و دیگر اہلکاران کو سزائیں دی گئیں؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر امداد باہمی

ضلع لاہور میں کواپریٹو بنک کی ایک برانچ ہے جس میں سال 13-2012 کے دوران کسی قسم کے گھپلے / فراڈ کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 اکتوبر 2013)

پنجاب حکومت کے زیر استعمال ہیلی کاپٹرز و دیگر تفصیلات

***2146: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) پنجاب حکومت کے زیر استعمال ہیلی کاپٹر کتنے میں خرید اگیا؟

(ب) سال 2012-13 میں اس پر اخراجات کتنے آئے؟

(ج) اس کو کون کون افراد استعمال کر سکتے ہیں؟

(د) اس پر ماہانہ کتنا خرچ آتا ہے؟

(ہ) جولائی، اگست 2013 میں کن افراد نے استعمال کیا نیز اخراجات کی تفصیل بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب حکومت کے زیر استعمال ہیلی کاپٹر مالی سال 04-2003 میں 206 ملین روپے میں خرید ا گیا۔

(ب) مالی سال 13-2012 میں ہیلی کاپٹر پر پٹرول، مرمت اور لینڈ نگ پارکنگ کی مد میں 3,70,74,345/- (3 کروڑ 70 لاکھ 74 ہزار 3 سو 45) روپے خرچ ہوئے۔

(ج) حکومت پنجاب کے زیر استعمال MI-17 سرکاری ہیلی کاپٹر کا استعمال وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے تحت کسی بھی مفاد عامہ کے کام میں کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ قدرتی آفات یا ہنگامی حالات مثلاً سیلاب، بم دھماکے یا امن وامان کی صورت حال کے جائزے کے لئے اعلیٰ سرکاری افسران مثلاً چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری یا آئی جی صاحب بھی یہ ہیلی کاپٹر استعمال کر سکتے ہیں۔

(د) مالی سال 13-2012 کے مطابق پنجاب حکومت کے زیر استعمال ہیلی کاپٹر کا اوسطاً ماہانہ خرچ

30,89,529/- (30 لاکھ 89 ہزار 5 سو 29) روپے ہے۔

(ہ) جولائی، اگست 2013 میں جن افراد نے ہیلی کاپٹر استعمال کیا، ان کی فہرست "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز جولائی، اگست 2013 میں ہیلی کاپٹر پر پٹرول، مرمت اور لینڈ نگ پارکنگ کی مد میں 15,00,202/- (15 لاکھ 2 سو 2) روپے خرچ ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2014)

لاہور:اولمپیئنز کواپریٹوہاؤسنگ سوسائٹی کا قیام ودیگر تفصیلات

*2476:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)اولمپیئنز کواپریٹوہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈلاہور کا قیام کب عمل میں لایاگیا-اس کے بانی صدر وسیکرٹری کون کون تھے اس سوسائٹی نے کب اور کتنی زمین اپنے ممبران کے لیے خریدی اور یہ زمین اوسطاً کس قیمت پر خریدی گئی؟

(ب)سوسائٹی کے کل ممبران کتنے ہیں-ان میں سے کتنے ممبران کو زمین کس قیمت پر الاٹ کی گئی اور کتنی قیمت بطور ترقیاتی اخراجات وصول کی گئی، کتنی زمین الاٹ ہوئی اور کتنی سوسائٹی کے پاس بقایا ہے سوسائٹی کا رقبہ کس جگہ واقع ہے کتنے ممبران کو قبضہ پلاٹ فراہم کیا گیا ہے اگر قبضہ فراہم نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج)گزشتہ عرصہ میں سوسائٹی نے کون کون سے ترقیاتی کام مکمل کروائے کتنا خرچ ہوا اور کتنا کام تاحال بقایا ہے سوسائٹی کی آڈٹ رپورٹ کی صورتحال اور آخری اجلاس عام کب منعقد ہوا سوسائٹی کے موجودہ عہدے دار کون ہیں اور یہ کب، کتنے عرصہ کیلئے منتخب ہوئے اور کیا سوسائٹی میں ایک عہدیدار کو بار بار منتخب کرنے کی اجازت ہے؟

(د)کیا سوسائٹی نے محکمہ کی طرف سے تجویز کردہ ماڈل بائی لاز کو اختیار(Adopt)کرلیا ہے؟

(ہ)کیا یہ درست ہے کہ سوسائٹی کے عہدیداران نے ممبران کی اجازت کے بغیر بالا بالا، زمین کو فروخت کرنے کی کوشش کی، اگر یہ درست ہے تو محکمہ نے سوسائٹی عہدیداران کے خلاف کیا کارروائی کی محکمہ نے سوسائٹی کے ممبران کے حقوق کے تحفظ کے لیے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر امداد باہمی

(الف)اولمپیئنز کوآپریٹوہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈلاہور کا قیام 10 ستمبر 1989 کو عمل میں آیا۔اس کے صدر سعیدالحسن اور سیکرٹری قاسم ضیاء تھے سوسائٹی نے کل زمین 956 کنال 12 مرلے خریدی جس کی قیمت فی کنال -/39,000 روپے اوسطاً تھی۔

(ب)سوسائٹی کے کل ممبران کی تعداد 292 ہے۔ان ممبران کو فی کنال -/75,000 روپے زمین کی لاگت کے حساب سے اور -/90,000 روپے فی کنال اخراجات کے حساب سے الاٹ کی گئی ہے۔1990 سے لیکر 2012-06-30 تک -/6,84,10,923 روپے (چھ کروڑ چوراسی لاکھ دس ہزار نو سو تئیس روپے) بطور ترقیاتی اخراجات وصول کیے گئے۔

الاٹ شدہ ایریا	510 کنال 8 مرلے
جو الاٹ نہیں کیا گیا	76 کنال 4 مرلے
سڑکیں	265 کنال
مسجد	1 کنال 11 مرلے
ہیلتھ کلینک	1 کنال 13 مرلے
پرائمری سکول	3 کنال 14 مرلے
سوسائٹی دفتر	2 کنال 1 مرلہ
پٹرول پمپ	2 کنال 3 مرلے
پانی کی ٹینکی کے لیے	10 کنال 6 مرلے
کھلی جگہ	22 کنال 10 مرلے
گندے پانی کا پمپ	1 کنال 17 مرلے
قبرستان	3 کنال 16 مرلے
کل میزان	901 کنال 3 مرلے

زمین چار دیواری کے باہر 55 کنال 9 مرلے

کل رقبہ سوسائٹی 956 کنال 12 مرلے

سوسائٹی کا رقبہ موضع رکھ جھیڈو کاہنہ نو لاہور کینٹ میں واقع ہے۔کسی بھی ممبر کو ابھی تک قبضہ نہ دیا گیا ہے کیونکہ ابھی سوسائٹی کے ترقیاتی کام مکمل نہیں ہوئے ہیں۔

(ج) مکمل کیے گئے کام کی تفصیل

۔ کنکریٹ سے بنی بتیوں سے پلاٹوں کی نشاندہی

۔ مین بلیوارڈ

۔ مارکیٹنگ آفس

۔ چاردیواری کو مکمل کیا گیا۔

۔ مین گیٹ کو دوبارہ اچھے ڈیزائن میں بنا کر لگایا گیا۔

۔ پانی کے پمپ سٹیشن بنائے گئے۔

۔ سوسائٹی کو جانے والے راستوں کی نشاندہی کے بورڈ

۔ پانی کی نکاسی اور سپلائی کی دوبارہ سے بحالی

۔ مین بلیوارڈ میں پودوں، درختوں کی آبیاری

۔ سوسائٹی کی ویب سائٹ بنائی گئی۔

۔ بجلی کے کھمبوں کی تنصیب کا کام اور مین بلیوارڈ پر بجلی کے کھمبوں تاروں کا کام مکمل ہوا اور اس کے علاوہ تمام ضروری آلات برائے برقی رو، لگادیئے گئے ہیں۔

اگر سوسائٹی کو فنڈز کی فراہمی یقینی ہو تو مندرجہ ذیل مزید یہ کام ہو سکتے ہیں۔

۔ بلند جگہ پر بنی پانی کی ٹینکی کی صفائی۔

۔ پانی کے پمپ اور ان کی تنصیب کو اپ ڈیٹ رکھنا۔

۔ ٹیوب ویل کی بورنگ اور انسٹالیشن

۔ سیوریج کی صفائی، دیکھ بھال اور ٹیسٹنگ کرنا۔

۔ سڑکوں اور گلیوں کی لائٹس

۔ نکاسی آب کے نالے اور گٹر سسٹم جو کہ مین بلیوارڈ پر موجود تھے، اس کی دوبارہ ریپرئنگ۔

۔ صاف پانی کی سپلائی سسٹم کو بحال کرنا۔

۔ پانی کے ٹینک۔

۔بقایا سڑکیں جو ابھی زیر تعمیر ہیں۔

۔بجلی کا بقایا کام۔

۔سوئی گیس کا کام

۔برساتی نالوں کی صفائی اور پانی کی گزرگاہ کو درست کرنا۔

۔مین بلیوارڈ میں یوٹرن بنانا۔

اب تک جو سوسائٹی میں اخراجات ہوئے ہیں وہ آڈٹ رپورٹ 30 جون 2012 کے مطابق مبلغ -/6,14,44,318 روپے بنتے ہیں۔

سوسائٹی کا آڈٹ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ہو رہا ہے اور اس سال کا آڈٹ ہو رہا ہے۔آخری آڈٹ 30 جون 2012 تک ہوا ہے۔

سوسائٹی کا آخری اجلاس عام 11 اپریل 2013 کو منعقد ہوئی تھی۔

سوسائٹی کے موجودہ عہدیداران جسٹس (ریٹائرڈ) ملک سعید حسن صدر، مسٹر عمران علی بھٹی نائب صدر، علی مظہر الحق جنرل سیکرٹری، خالد محمود بٹ فنانس سیکرٹری، مسعود علی جعفری ایگزیکٹو ممبر، فہد عزیز الدین ایگزیکٹو ممبر، مس زونیرا راٹھور ایگزیکٹو ممبر ہیں۔عہدے دار 30 جون 2011 کے الیکشن میں منتخب ہوئے تھے اور ایک عہدیدار دو مرتبہ منتخب ہو سکتا ہے اور تیسری بار منتخب ہونے کے لیے رجسٹرار سے اجازت لینی پڑتی ہے۔

(د) سوسائٹی نے محکمہ کی طرف سے تجویز کردہ ماڈل بائی لاز کو اختیار کر لیا ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔سوسائٹی کی زمین کسی بھی عہدیدار نے فروخت کرنے کی کوشش نہیں کی۔

(تاریخ وصولی جواب 3 اپریل 2014)

لاہور: جی او آر 1 میں سرکاری رہائش گاہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2153: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر ون لاہور میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں؟

(ب) یہ کن افراد کے لئے ہیں، ان کا گریڈ بتایا جائے؟

(ج)ان میں کتنی منسٹرز کے پاس ہیں اور کتنی بیوروکریٹس کے پاس ہیں؟

(د)قانونی طور پر ایک آفیسر کو کتنی رہائش گاہیں ملتی ہیں؟

(ہ)قانونی طور پر ایک منسٹر کو کتنی رہائش گاہیں ملتی ہیں؟

(و)اس وقت کتنے سرکاری آفیسران ناجائز طور پر سرکاری رہائش گاہوں پر قابض ہیں اور حکومت نے اس بارے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) جی او آر۔ون (GOR-I) میں کل 171 سرکاری رہائش گاہیں ہیں۔

(ب)اس ضمن میں عرض ہے کہ جی او آر۔ون لاہور میں واقع سرکاری رہائش گاہیں درج ذیل افراد (آفیسرز) کو الاٹ کی جاتی ہیں۔

1۔ایڈیشنل چیف سیکرٹری، پنجاب

2۔چیئرمین، پنجاب پبلک سروس کمیشن۔

3۔چیئرمین، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ۔

4۔چیئرمین، چیف منسٹر انسپیکشن ٹیم۔

5۔انتظامی سیکرٹریز، گورنمنٹ آف پنجاب۔

6۔ممبرز بورڈ آف ریونیو پنجاب۔

7۔ سپیشل سیکرٹری، گورنمنٹ آف پنجاب (BS-20)

(ج) جی او آر۔I کی سرکاری رہائش گاہوں میں 11 رہائش گاہیں صوبائی منسٹرز کے لیے مختص ہیں اور 117 رہائش گاہیں بیوروکریٹس کو الاٹ ہیں۔ دیگر 43 رہائش گاہوں میں سے 25 رہائش گاہیں لاہور ہائی کورٹ لاہور کی صوابدید پر ہیں۔ 9 رہائش گاہیں سپیکر، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی اور انتظامی افسران کے لئے مخصوص ہیں۔ 9 رہائش گاہوں میں دیگر دفاتر قائم ہیں۔

(د)قانونی طور پر ایک آفیسر کوایک وقت میں صرف ایک ہی رہائش گاہ الاٹ کی جاتی ہے۔

(ہ)قانونی طور پر ایک منسٹر کوایک وقت میں صرف ایک سرکاری رہائش گاہ ملتی ہے۔

(و)اس حد تک درست ہے کہ جو افسران لاہور سے باہر ٹرانسفر ہو چکے ہیں وہ پالیسی کے مطابق لاہور میں سرکاری گھر دو سال تک رکھ سکتے ہیں۔تاہم ریٹائرڈ آفیسران صرف آٹھ ماہ تک سرکاری رہائش اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔جو سرکاری آفیسران پالیسی کے مطابق دی گئی مہلت سے زائد عرصہ سے سرکاری رہائش گاہ پر قابض ہیں ان کی تفصیل تتمہ "الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2014)

لاہور: محکمہ امداد باہمی کی زرعی / شہری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3456: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی زرعی و شہری اراضی کتنی ہے اور کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب)اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کتنی دکانیں ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج)اس رقبہ / دکانوں سے سالانہ کتنی آمدن محکمہ کو ہو رہی ہے، تفصیل سال 2010-11 اور 2012-13 کی بتائیں؟

(د)اس رقبہ / دکانوں پر کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(و) کیا محکمہ ان دکانوں / رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 جنوری 2014 تاریخ ترسیل یکم اپریل 2014)

جواب

وزیر امداد باہمی

(الف)اس بابت عرض ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی کوئی زرعی و شہری ملکیتی اراضی نہ ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی ملکیتی کوئی دوکان نہ ہے۔

(ج)عرض ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی نہ ہی تو کوئی دکان ہے اور نہ ہی دکانوں سے سالانہ آمدنی کا کوئی وسیلہ ہے۔

(د)بیان مذکورہ بالا کی روشنی میں سوال غیر متعلقہ ہے۔

(ہ)بیان مذکورہ بالا کی روشنی میں سوال غیر متعلقہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 مئی 2014)

ٹیکنیکل محکموں میں ٹیکنیکل سینئر افسران لگانے کی تفصیلات

*2216:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ ٹیکنیکل محکموں کے سیکرٹریز اسی محکمہ کے سینئر افسران میں سے نہیں لگائے جاتے ؟

(ب) ایسے محکموں کے جب نان ٹیکنیکل سیکرٹریز لگائے جاتے ہیں تو انتظامی امور کے علاوہ وہ ٹیکنیکل معلومات نہیں رکھتے، نتیجتاً عوامی مفاد کے بہترین مفاد میں فیصلے نہیں ہو سکتے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامی امور کے حوالہ سے محکمہ تعمیرات، محکمہ ہاؤسنگ وپبلک ہیلتھ / محکمہ صحت / محکمہ زراعت میں سپیشل سیکرٹریز ایڈمن لگائیں جائیں جبکہ ہر محکمہ کا مکمل سیکرٹری اسی محکمہ میں سے ٹیکنیکل سینئر افسران لگایا جائے؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)ہاں یہ درست ہے کہ ٹیکنیکل محکموں کے سیکرٹریز اسی محکمہ کے سینئر افسران میں سے نہیں لگائے جاتے کیونکہ ان محکموں کے سیکرٹریز کی اسامیاں جنرل کیڈر کے افسران کے لئے مختص ہیں اس لیے ان اسامیوں پر جنرل کیڈر کے افسران ہی تعینات کئے جاتے ہیں۔

(ب)یہ کہنا درست ہو گا کہ ان محکموں کے سیکرٹریز، جنرل کیڈر کے گریڈ بیس اور اکیس کے سینئر افسران میں سے ہی لگائے جاتے ہیں یہ افسران اپنے وسیع انتظامی تجربہ کے باعث جلد ہی ٹیکنیکل

امور پر دسترس حاصل کر لیتے ہیں۔ بہترین عوامی مفاد میں بہتر فیصلے کرنے کا وسیع تجربہ اور صلاحیت رکھنے کی وجہ سے یہ افسران بہترین عوامی مفاد میں ہی فیصلے کرتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ ان محکمہ جات کے سپیشل سیکرٹریز، جنرل کیڈر کے گریڈ بیس کے سینئر آفیسرز میں سے لگائے جاتے ہیں جبکہ ان محکمہ جات کے مکمل سیکرٹریز بھی جنرل کیڈر کے ہی لگائے جاتے ہیں۔ جو کہ اپنے تجربہ کے باعث ٹیکنیکل امور میں بھی کافی معلومات رکھتے ہیں اور ٹیکنیکل معاملات کو بھی احسن طریقہ سے سرانجام دیتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2014)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں امداد باہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4894: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) کواپریٹو بنک کن کن سکیموں کے تحت قرض جاری کرتا ہے اور اس کی مالیت کتنی ہوتی ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور ان کے ذمہ کتنا قرض واجب الادا ہے؟

(تاریخ وصولی 5 جون 2014 تاریخ ترسیل 10 جولائی 2014)

جواب

وزیر امداد باہمی

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر درج ذیل مقامات پر چل رہے ہیں:۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ:

سرکل رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز جھنگ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

اسسٹنٹ رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز پنجاب پراونشل کواپریٹو بینک لمیٹڈ جھنگ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

گوجرہ (تحصیل):

اسسٹنٹ رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز پنجاب پراونشل کواپریٹو بینک لمیٹڈ گوجرہ۔

کمالیہ (تحصیل):

اسسٹنٹ رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز پنجاب پراونشل کواپریٹو بینک لمیٹڈ کمالیہ

رجانہ (سب تحصیل):

کواپریٹو سوسائٹیز،سٹاف انسپکٹرز وغیرہ سمندری روڈ رجانہ

پیر محل (سب تحصیل):

پنجاب پراونشل کواپریٹو بینک لمیٹڈ پیر محل

(ب) کواپریٹو بینک جن سکیموں کے تحت قرض جاری کر رہاہے انکے نام اور مالیت کی تفصیل اس طرح ہے:۔

نمبر شمار	قسم قرضہ	مالیت (زیادہ سے زیادہ)
1۔	فصلی قرضہ جات (ربیع و خریف) کواپریٹو سوسائٹیز	سوسائٹی کی مقرر شدہ حد قرضہ کے مطابق
2۔	زیورات پر قرضہ شخصی (زرعی مقاصد)	500,000
3۔	لائیو سٹاک بھیڑ بکریاں فارمنگ شخصی	200,000
4۔	لائیو سٹاک پروجیکٹ شخصی و سوسائٹی	500,000
5۔	درمیانی مدت قرضہ (ٹریکٹر زرعی آلات وغیرہ)	ٹریکٹر کی اصل قیمت کے مطابق
6۔	ایگریکلچررنگ فنانس شخصی	500,000
7۔	کراپ پروڈکشن لون (ربیع و خریف) شخصی	300,000
8۔	سمال بزنس مین فنانس شخصی	200,000

(ج) مورخہ 31.08.2014 کے مطابق ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈیفالٹر سوسائٹیز کی کل تعداد 222 ہے اور ان کے ذمہ مبلغ 15 کروڑ 7 لاکھ 89 ہزار 323 روپے قرضہ واجب الادا ہے جس کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 16 اکتوبر 2014)</u>

قواعد وضوابط سے ہٹ کر سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کی تفصیلات

*2985: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سول سیکرٹریٹ پنجاب، صوبائی اسمبلی پنجاب اور ہائی کورٹ کے ملازمین کے علاوہ کون کون سے سرکاری اداروں کے ملازمین کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں، ان کے نام، عہدہ، محکمہ اور جس اتھارٹی نے قواعد سے ہٹ کر سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کیں، ان کے نام و عہدہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا ملازمین جو قواعد کے مطابق سرکاری رہائش گاہ الاٹ کروانے کا حق نہیں رکھتے، انکی الاٹمنٹس کینسل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ قواعد کی خلاف ورزیوں کے باعث جو ملازمین عرصہ پندرہ سے 24 سال سے انتظار کر رہے ہیں، جن کی کوئی سفارش نہ ہے اور میرٹ پر ہیں ان کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013   تاریخ ترسیل 24 جنوری 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ قواعد وضوابط میں نرمی کا اختیار صرف وزیر اعلیٰ صاحب کو ہے۔ اسی اختیار کی بنیاد پر سول سیکرٹریٹ، صوبائی اسمبلی پنجاب اور لاہور ہائی کورٹ کے علاوہ سرکاری اداروں کے جن ملازمین کو سرکاری گھر الاٹ کئے گئے ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ تمام الاٹمنٹس وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کی ہیں، لہذا یہ الاٹمنٹس کینسل نہیں کی جاسکتی ہیں۔

(ج)اس ضمن میں جواب جزو"ب"میں عرض کر دیا گیا ہے۔البتہ وسائل کی عدم دستیابی اور ملازمین کی کثیر تعداد کی وجہ سے سب کو سرکاری رہائش گاہ الاٹ کرنا ممکن نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2014)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انجمن امداد باہمی کو جاری شدہ قرضہ سے متعلقہ تفصیلات

*4895: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کواپریٹیو بنک نے گزشتہ پانچ سال کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کس کس انجمن امداد باہمی کو کتنا قرض جاری کیا؟

(ب) قرض حاصل کرنے والی انجمن ہائے امداد باہمی نے پہلی مرتبہ کس سال میں قرض حاصل کیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ کئی سال سے مخصوص انجمن امداد باہمی نے کواپریٹو بنک سے قرض حاصل کیا ہوا ہے اور یہ قرض جون اور دسمبر میں کاغذوں میں واپس ہوتا ہے اور کاغذوں میں جاری ہوتا ہے؟

(د) کیا محکمہ اس صورتحال کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کہ چند مخصوص انجمنوں کے علاوہ حقیقی انجمن ہائے امداد باہمی کو قرض جاری کیا جائے تاکہ امداد باہمی کی روح کے مطابق اس کے فوائد معاشرے کو حاصل ہو سکیں؟

(تاریخ وصولی 5 جون 2014 تاریخ ترسیل 10 جولائی 2014)

جواب

وزیر امداد باہمی

(الف) مورخہ 30.06.2014 کے مطابق کواپریٹو بینک نے گزشتہ پانچ سال کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انجمن ہائے امداد باہمی کو مبلغ 53 کروڑ 46 لاکھ 97 ہزار 294 روپے کا قرض جاری کیا جس کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ابتدائی سطح پر برصغیر پاک وہند میں سنٹرل کواپریٹو بینک ثانوی درجے پر اور صوبائی بینک اول درجے پر تھے۔ سنٹرل کواپریٹو بینکس ہر تحصیل اور ضلع کی سطح پر قائم کئے گئے اور پنجاب پر او نشل

کواپریٹو بینک بطور ایپکس سوسائٹی 1924ء میں رجسٹرڈ ہوا تاکہ کواپریٹو سوسائٹیز اور سنٹرل کواپریٹو بینکس کی فنڈنگ / ضروریات کو بالترتیب پورا کیا جا سکے۔ پنجاب پراونشل کواپریٹو بینک نے 1955ء میں شیڈولڈ بینک کی حیثیت حاصل کی۔ سال 1976ء میں سنٹرل کواپریٹو بینکس کو ختم کر کے پنجاب پراونشل کواپریٹو بینک میں ضم کر دیا گیا۔ اس طرح انجمن ہائے امداد باہمی نے بینک ہذا سے پہلی مرتبہ قرض 1976ء میں حاصل کیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ کئی سالوں سے مخصوص انجمن امداد باہمی کو قرض جاری کیا جا رہا ہے اور یہ قرض جون اور دسمبر میں کاغذوں میں واپس ہوتا ہے بلکہ تمام قرضہ جات بینک کی جاری کردہ پالیسی کے تحت جاری کئے جا رہے ہیں۔

(د) فصلی قرضہ جات کی پالیسی کے تحت محکمہ امداد باہمی کے اہلکار انجمن ہائے امداد باہمی کو قرض جاری کرنے کے لئے کاغذات تیار کرنے میں انجمن کی انتظامیہ کمیٹی کی مدد کرتے ہیں اور بینک عملہ جانچ پڑتال کے بعد قرض جاری کرتا ہے۔ قرضہ پالیسی کے تحت جن انجمن ہائے کے ذمہ کوئی قرض واجب الادا نہ ہے وہ زرعی قرضہ حاصل کر سکتی ہیں۔ اس طرح مخصوص انجمن ہائے کو قرض جاری کرنے کا کوئی تصور نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 16 اکتوبر 2014)</u>

<u>لاہور: آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ و دیگر تفصیلات</u>

*3054: <u>محترمہ فائزہ احمد ملک</u>: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2002 سے اب تک لاہور کی مختلف سرکاری رہائشی کالونیوں میں سرکاری گھروں میں کن کن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں ہیں، ان ملازمین کا رجسٹریشن نمبر، تاریخ الاٹمنٹ، اسٹیٹ آفس میں سنیارٹی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں کس مجاز اتھارٹی نے الاٹ کی ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)اس ضمن میں عرض ہے کہ دوران مرمت سول سیکرٹریٹ واسٹیٹ آفس کی دوسری جگہ منتقلی کے باعث اسٹیٹ آفس کا سال 2007 تک کا ریکارڈ ضائع ہو چکا ہے۔البتہ بوقت ضرورت متعلقہ ریکارڈ دوبارہ مرتب کیا جاتا ہے۔سال 2008 کے بعد کی معلومات تتمہ "الف" ایوان کی میز پر دی گئی ہیں۔

(ب)ان ملازمین کو وزیراعلیٰ صاحب اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2014)

لاہور: اینٹی کرپشن پنجاب میں کام کرنے والے ملازمین و دیگر تفصیلات

*3165: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب لاہور میں ہیڈ آفس کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سالانہ مد وائز فراہم کی گئی؟

(ب)ان سالوں کے دوران کتنی رقم ملازمین کو تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت، پٹرول اور ڈیزل پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وائز فراہم کریں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران خورد برد ہوئی اور اس خورد برد کے ذمہ داران کون کون ہیں اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013   تاریخ ترسیل 30 جنوری 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن ہیڈ کوارٹر لاہور کو مالی سال 12-2011 میں کل بجٹ -/66137000 روپے ملا مد وائز تفصیل پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور مالی

سال2012-13 میں کل بجٹ -/83117720روپے ملا اس کی مدوائز تفصیل پرچم "ب"ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب)مالی سال2011-12 کے دوران ملازمین کی تنخواہوں پر -/44523579روپے خرچ ہوئے جبکہ ٹی اے ڈی کی مد میں -/525195روپے خرچ آئے، تفصیل پرچم "الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مالی سال2012-13 میں ملازمین کی تنخواہوں پر -/58406219روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں -/819757روپے خرچ ہوئے اخراجات کی مدوائز تفصیل پرچم "ت"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)مالی سال2011-12اور2012-13 کے دوران سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر -/1183044روپے خرچ کئے گئے پٹرول اور ڈیزل کی مد میں -/4876302روپے خرچ ہوئے، تفصیل پرچم "ٹ"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مالی سال2012-13 میں گاڑیوں کی مرمت پر -/1523682روپے خرچ ہوئے اور پٹرول اور ڈیزل کی مد میں -/6199821 روپے خرچ ہوئے تفصیل پرچم "ث"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)مالی سال2011-12اور2012-13 کے دوران نہ تو کوئی خورد برد ہوئی اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی ایکشن کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب30دسمبر2014)

سال2010اور2011 میں ناجائز قابضین سرکاری ملازمین سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3334: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)سال2010اور2011 کے دوران لاہور کی تمام سرکاری رہائشی کالونیوں میں ناجائز قابضین سے کتنی سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائیں اور ان سے کتنا کتنا پینل رینٹ وصول کیا گیا۔اگر نہیں تو کیوں، نیز اس کے ذمہ دار افسران واہلکاران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ب)مذکورہ بالا عرصہ کے دوران اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور متعلقہ انسپکٹر نے کتنی دفعہ ناجائز قابضین سے رہائش گاہوں سے قبضہ خالی کروانے کے لئے آپریشن کیا۔اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج)کیا یہ درست ہے کہ ان تمام کالونیوں میں اس وقت متعدد رہائش گاہیں ایسی ہیں جو ناجائز قابضین کے پاس ہیں،ان کو متعلقہ ذمہ دار افسران، اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور انسپکٹر صاحبان جان بوجھ کر خالی نہیں کروا رہے۔ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)سال 2010 میں 15 اور 2011 میں 49 غیر قانونی رہائش گاہیں خالی کروائی گئیں۔جن میں سے زیادہ تر الاٹیوں نے مقررہ میعاد کے اندر ہی گھر خالی کر دیئے۔ناجائز قابضین کی تفصیل مع پینل رینٹ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اسٹیٹ آفیسر اور متعلقہ عملہ GOR سرکاری کالونیوں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔مذکورہ سالوں کے دوران خالی کرائی گئی رہائش گاہوں کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)یہ درست نہ ہے۔سرکاری رہائش گاہیں جو ناجائز قابضین کے قبضہ میں تھیں، خالی کروالی گئی ہیں۔سوائے ان سرکاری گھروں کے جن کے الاٹیوں نے مختلف عدالتوں سے اپنے حق میں حکم امتناعی لے رکھے ہیں۔تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جونہی حکم امتناعی خارج ہوں گے مذکورہ گھر واگزار کرا لئے جائیں گے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2014)</u>

لاہور: سول سیکریٹریٹ میں خزانہ کتب سے متعلقہ تفصیلات

*3591: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ سول سیکریٹریٹ لاہور میں دنیاکادوسرابڑانایاب کتابوں کا خزانہ جوتقریباً 11 لاکھ کتابوں پر مشتمل ہے موجود ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ برٹش میوزیم لائبریری کے بعدکتابوں کے اس خزانے کاکوئی پرسان حال نہ ہے؟

(ج) حکومت تاریخ کے اس عظیم خزانہ کتب کووقت کے بے رحم ہاتھوں سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

(تاریخ وصولی 06جنوری 2014 تاریخ ترسیل 27مارچ 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، ایس اینڈجی اے ڈی 1924 میں قائم ہواجو برصغیر کاسب سے بڑااور پراناآرکائیوزہےاور انڈیاآفس لائبریری لندن کے بعددوسرابڑاذخیرہ دستاویزات ہے۔ پنجاب میں آرکائیوز کے لیے کوئی جدید مخصوص عمارت نہیں بنائی گئی اس لیے تاریخی دستاویزات کے مجموعے کوسول سیکرٹریٹ میں مختلف پرانی عمارتوں میں رکھاگیاہے جوکہ درج ذیل ہیں:۔

i. مقبرہ انارکلی کی عمارت میں 1640 سے 1900 تک کی دستاویزات ہیں۔ جن میں فارسی ریکارڈ بھی موجود ہے۔اس کے علاوہ ایک میوزیم بھی بنایاگیاہے جس میں کچھ نوادرات بھی رکھے گئے ہیں۔

ii. ایس اینڈجی اے ڈی بلاک میں 1901 سے 1947 تک کاریکارڈ موجود ہے۔

iii. سنٹرل ریکارڈآفس میں 1948 سے 1995 کاریکارڈرکھاگیاہے۔ 09-2008 میں مرمت کے دوران اس ریکارڈ کوسول سیکرٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں منتقل کردیاگیاہے۔

iv. نیو ریکارڈ آفس انسپکٹر جنرل آف پولیس کی پرانی بلڈنگ میں موجود ہے۔یہاں 1996 سے لے کر 2000 تک کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔

v. سیکرٹریٹ لائبریری پنجاب کی قدیم لائبریری ہے جس کا قیام 1914 میں عمل میں لایا گیا۔ اس میں 70,000 کتابیں ہیں۔سب سے قدیم کتاب 1616 کی ہے۔عمارت کی خستہ حالت کے سبب اس لائبریری کو سول سیکرٹریٹ کے قریب کوآپریٹو یونین کی عمارت کو کرائے پر لے کر منتقل کیا گیا ہے۔

آرکائیوز ونگ، ایس اینڈ جی اے ڈی، سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز کی سربراہی میں درج ذیل امور سرانجام دیتا ہے:۔

i. تاریخی دستاویزات کی حفاظت و بحالی۔

ii. تحقیق کے کام میں آسانی پیدا کرنا اور انتظامی اور تحقیقی استعمال کے لیے تاریخی دستاویزات تک رسائی میں سہولت لانا۔

iii. حوالہ جاتی مقاصد کے لیے حکومتی ریکارڈ کو اکٹھا کر کے محفوظ کرنا۔

iv. مقبرہ انارکلی میں قائم تاریخی میوزیم کی دیکھ بھال۔

v. آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ منسلکہ پبلک لائبریریوں کا قیام اور ترقی۔

vi. محکمہ ہذا کی زیر نگرانی مجلس زبان دفتری کے ذریعے پنجاب میں اردو زبان کی ترویج و ترقی۔

حکومت پنجاب کے متعدد محکموں کا اے کیٹیگری کا ریکارڈ 1947 تا 1990 چیف سیکرٹری بلاک میں قائم سنٹرل ریکارڈ آفس میں رکھا گیا تھا۔2008-09 میں اسے ختم کر کے میٹنگ ہال بنا دیا گیا۔ بعد ازاں اسے 2008-09 میں سیکرٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔آرکائیوز کی اپنی عمارت تیار ہونے پر اسے وہاں منتقل کر دیا جائے گا۔

(ب) سیکرٹریٹ لائبریری کا قیام سول سیکرٹریٹ کے اندر ہی 1914 میں عمل میں آیا جسے ماضی میں سیکرٹریٹ پریس کے طور پر استعمال کیا گیا۔ سکھ دور حکومت میں اسے بطور اصطبل استعمال کیا گیا اسی نسبت سے یہ "اولڈ سٹیبل بلاک "یعنی پرانا اصطبل بلاک کہلاتا ہے۔اس کی 300 الماریوں میں

70,000 سے زائد کتب ہیں۔ سیکرٹریٹ لائبریری میں تین دوسری لائبریریوں کے ذخائر بھی موجود ہیں جن میں چیف سیکرٹری لائبریری، آرکائیوز لائبریری اور بورڈ آف ریونیو کی لائبریری شامل ہے۔ لائبریری کی بلڈنگ خستہ حالت ہو جانے کے باعث بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے اسے "خطرناک" قرار دے دیا۔ 2013 میں اس کی ایک دیوار کو بھی نقصان پہنچا۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے بلڈنگ خالی کرنے کی تنبیہ کر دی تاکہ انسانی جانوں اور اثاثے کو محفوظ رکھا جاسکے۔ (منسلکہ۔1 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اس مقصد کے لیے سول سیکرٹریٹ کے قریب کورٹ سٹریٹ میں کوآپریٹو یونین کی ایک عمارت کرائے پر لے کر کتابوں کو وہاں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔

(ج) سابق چیف سیکرٹری پنجاب کی ہدایات پر آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "سٹیٹ آف دی آرٹ" بلڈنگ کے قیام کی سکیم تیار کی تھی تاکہ اس میں ریکارڈ اور تاریخی دستاویزات رکھی جاسکیں۔ مذکورہ بلڈنگ کے قیام کی جگہ سیکرٹریٹ کے احاطے میں موجود لائبریری کے مقام کو چنا گیا۔ چیف آرکیٹیکٹ پنجاب نے اس مقصد کے لیے ایک ڈیزائن تیار کیا اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے 187.542 روپے کا ایک تخمینہ تیار کیا۔ پی اینڈ ڈی محکمے سے دو مرتبہ درخواست کی گئی کہ وہ اس سکیم کو اے ڈی پی 13-2012 اور 14-2013 میں شامل کرے اور ساتھ ہی تعمیراتی مقصد کے لیے 100.00 روپے بطور ٹوکن منی (عطیاتی رقم) تجویز کرے۔

تاہم ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی زیر صدارت کئی اجلاس منعقد ہوئے جس میں مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے منصوبے پر سنجیدہ سوچ و بچار کی گئی تاکہ اس میں تاریخی دستاویزات اور لائبریری کی کتب کو رکھا جاسکے۔ اس سلسلے میں ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو پنجاب اور سیٹلمنٹ کمشنر نے 96۔اے، اپر مال، لاہور، جمخانہ کلب کے سامنے 11 کنال اور 7 مرلہ پر مشتمل ایک پلاٹ کی نشاندہی کی جس کا خسرہ نمبر 2057 ہے۔ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس جگہ کی قیمت کا تعین کرے گا تاکہ اسے آرکائیوز ونگ کی مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے لیے آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا جاسکے۔ یہ پلاٹ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا لہذا ڈی جی، ایل ڈی اے سے بھی

رائے لی گئی۔ انہوں نے مطلع کیا کہ اس پلاٹ کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے لہذا ابھی وہ کوئی رائے نہیں دے سکے۔

اس کے علاوہ آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "ذخیرہ دستاویزات کی مرمت و بحالی" کے عنوان سے ایک نظر ثانی شدہ سکیم بھی منظور کروائی (منسلکہ۔II)۔ اس سکیم کی مجموعی لاگت 67.000 ملین روپے تھی جس میں سے 2.00 ملین روپے مختلف آلات و مشینری وغیرہ کی خریداری پر صرف ہو چکے ہیں۔ مذکورہ سکیم کی تکمیل کے سلسلے میں مزید خریداری اور عملے کی بھرتی کے اخراجات کے سلسلے میں پی اینڈ ڈی سے باقی فنڈ مانگا گیا لیکن تا حال یہ فنڈ نہیں ملا (منسلکہ۔III)

اس ضمن میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ پاکستان میں پنجاب کے علاوہ باقی صوبوں اور وفاقی حکومت کے پاس تاریخی دستاویزات کو محفوظ کرنے کے لیے مخصوص جدید عمارتیں موجود ہیں جبکہ پنجاب آرکائیوز ابھی تک ایسی جدید عمارت سے محروم ہے۔ اس لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو دسمبر 2013 میں ایک سمری بھجوا کر گزارش کی گئی کہ سیکرٹریٹ لائبریری بلڈنگ کی جگہ پر اسی طرز کی ایک عمارت بنادی جائے۔ سمری کے ساتھ بلڈنگ کا ڈیزائن اور تخمینہ بھی لف کیا گیا علاوہ ازیں "بحالی دستاویزات" کی منظور شدہ اسکیم کے حوالے سے مشینری کی خریداری اور عملے کی بھرتی کے سلسلے میں بھی اسی سمری میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو فنڈ جاری کرنے کی التجاء کی گئی۔ اس سمری میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے چیف سیکرٹری پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی کے ساتھ مل کر مجوزہ اسکیم کے نفاذ کے لیے وسائل و طریق کار تلاش کر کے انہیں برائے احکامات سمری ارسال کی جائے۔

اس حوالے سے چیف سیکرٹری پنجاب کے آفس چیمبر میں مورخہ 23 اکتوبر کو ایک اجلاس ہوا جس میں سیکرٹری آرکائیوز و لائبریریز، سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور چیف انجینئر پنجاب (نارتھ زون) نے شرکت کی (منسلکہ۔iv ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ :۔

(الف) محکمہ ہذا ایک ہفتے کے اندر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب، کے دفتر سے منظور شدہ ڈیزائن پر پی سی۔ ون تیار کرائے گا۔

(ب)ایس اینڈ جی اے ڈی فنڈز کے حصول کے لیے کیس پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائے گا جو ایس اینڈ جی اے ڈی سیکٹر کی مکرر تعین (Re-Allocation) سے ہو گا۔

اجلاس کے فیصلے کی روشنی میں پنجاب آرکائیوز کی بلڈنگ کی تعمیر کے حوالے سے پی سی۔ون تیار کر کے سیکرٹری آئی اینڈ سی، ایس اینڈ جی اے ڈی کو مزید کارروائی کے لیے بھجوادیا گیا ہے۔اگر نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لیے فنڈ جاری کر دیئے جائیں تو ان تاریخی دستاویزات کے خزانے کو آئندہ نسلوں کے لیے بہتر طور پر محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 دسمبر 2014)

ڈائریکٹوریٹ آف اینٹی کرپشن گوجرانوالہ میں پچھلے پانچ سالوں میں مقدمات کی تفصیلات

*4294: جناب محمد توفیق بٹ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ اینٹی کرپشن ڈائریکٹریٹ میں پچھلے 5 سال میں گریڈ 17 کے کتنے آفیسر کے خلاف مقدمات زیر التواء ہیں اور گریڈ 17 سے کم کتنے سرکاری ملازمین کی انکوائریاں مکمل کی گئ؟

(ب) کتنی انکوائریاں زیر التواء ہیں، کتنے سرکاری آفیسران یا ملازمین کے خلاف مقدمات درج ہوئے مگر وہ اپنی سرکاری ڈیوٹیوں پر سابقہ حیثیت کے مطابق عہدوں پر کام کر رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ گوجرانوالہ اینٹی کرپشن ڈائریکٹوریٹ میں پچھلے 5 سال میں گریڈ 17 کے 28 افسران کے خلاف مقدمات زیر التواء ہیں اور گریڈ 17 سے کم 6520 سرکاری ملازمین کی انکوائریاں مکمل کی گئی ہیں۔

(ب) 1200 انکوائریاں زیر التواء ہیں۔ مختلف محکموں کے افسران اور ملازمین کے خلاف کل 199 FIRs

درج کی گئی ہیں جن کی تفصی

ل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	محکمے کا نام	تعداد ایف آئی آر جو درج ہوئی

1	محکمہ جنگلات	04
2	محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن	04
3	محکمہ خوراک	04
4	محکمہ معدنیات وقدرتی وسائل	02
5	سکول ایجوکیشن	13
6	پولیس ڈیپارٹمنٹ	78
7	محکمہ صحت	13
8	محکمہ مال	43
9	محکمہ انہار	05
10	محکمہ مواصلات وتعمیرات	08
11	محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ	23
12	محکمہ پی اینڈ ڈی	01
13	ڈی سی او حافظ آباد	01
	ٹوٹل	199

ایف آئی آر کے اندراج کے بعد جو ایکشن لیا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام محکمہ	ٹرانسفر ہوئے	ریٹائرڈ ہوئے	وفات پا گئے	نوکری سے برخاستگی	عدالتی سزا ہوئی	معطل ہوئے	جو کام کر رہے ہیں۔
1	محکمہ جنگلات	01	–	01	–	–	02	–
2	محکمہ ایکسائز	03	-	01	-	-	-	-

	اینڈ ٹیکسیشن							
3	محکمہ خوراک	04	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ
4	محکمہ معدنیات و قدرتی وسائل	01	–	01	–	–	–	–
5	سکول ایجوکیشن	10	02	–	01	–	–	–
6	پولیس ڈیپارٹمنٹ	41	–	02	25	01	–	09
7	محکمہ صحت	08	01	–	04	–	–	–
8	محکمہ مال	28	02	ـ	03	ـ	02	08
9	محکمہ انہار	08	ـ	ـ	01	–	–	05
10	محکمہ مواصلات و تعمیرات	05	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	03
11	محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ	17	03	01	02	–	–	–
12	محکمہ پی اینڈ ڈی	ـ	ـ	ـ	01	ـ	ـ	ـ
13	ڈی سی او حافظ آباد	01	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ
	ٹوٹل	127	08	06	37	01	04	25

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2014)

لاہور
مورخہ 18 فروری 2015

رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری

بروز جمعرات 19 فروری 2015 محکمہ جات: 1۔امداد باہمی اور 2۔ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	حاجی جاوید اختر انصاری	1346
2	محترمہ فائزہ احمد ملک	3165۔3054۔3870
3	محترمہ عائشہ جاوید	363
4	محترمہ راحیلہ خادم حسین	1420
5	میاں محمد اسلم اقبال	2153۔2146
6	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2216۔2476
7	ڈاکٹر نوشین حامد	3456
8	جناب امجد علی جاوید	4895۔4894
9	جناب ظہیر الدین خان علیزئی	2985
10	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	3334
11	شیخ علاؤالدین	3591
12	جناب محمد توفیق بٹ	4294